بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۲	۳۰ نبوت ۱۳۲۳ ہش	۱۳ ذی الحجہ ۱۳۶۳ ھ	۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء	نمبر ۲۸۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج پونے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بوجہ زکام اور کھانسی ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تاحال بخار معدہ اور جگر میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو خون کا دورہ اور درد کی شکایت بدستور ہے کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ حرم ثالث سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تاحال بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کی جائے۔ مکرم مولوی عبدالمنان صاحب عمر تاحال بخار کی وجہ سے بیمار ہیں صحت کے لئے دعا کی جائے۔ صاحبزادہ مرزا نسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو شدید بخار اور گلے میں درد ہے احباب دعا فرمائیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف۔ مولوی سید احمد علی صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب کو ڈلوال ضلع جہلم مناظرہ کے لئے بھیجا گیا۔ کل بعد نماز مغرب لفٹنٹ سلطان صلاح الدین صاحب پسر ڈاکٹر گوہر الدین صاحب آف

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیہ

اگر ہم میں سے ہر ایک اسمٰعیل کا نمونہ بن جائے تو دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی ہمیں مٹا نہیں سکتیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ ماہ نبوت ۱۳۲۳ ہش مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۴۴ء

مرتبہ رحمت اللہ خان صاحب شاکر

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجھے چونکہ شدید نزلہ اور کھانسی ہے۔ اور میں صرف عید کی وجہ سے یہاں آگیا ہوں۔ اس لئے میں بہت ہی اختصار کے ساتھ

چند باتیں

کہوں گا:۔

جیسا کہ ہر مسلمان اس بات سے واقف ہونا چاہیئے۔ یہ عید جو عید الاضحیہ کہلاتی ہے۔ یعنی

قربانی کی عید

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی یاد ہے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ گویا انہوں نے اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ذبح کر دیا ہے۔ اور چونکہ اس وقت تک

انسانی قربانی

کی ممانعت کا حکم نہ ہوا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہی سمجھا۔ کہ شاید ان سے حضرت اسمٰعیل کی قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اس وقت چھوٹے سے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو بتایا۔ کہ میں نے اس قسم کی رؤیا دیکھی ہے۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے جو ایک اچھی تربیت پائے ہوئے بچہ تھے۔ باپ کے اس رؤیا کو سن کر اس بات کی اہمیت کو سمجھ لیا۔ کہ خدا تعالیٰ کا حکم بہر حال پورا ہونا چاہیئے اور انہوں نے اپنے والد سے کہہ دیا۔ کہ آپ اپنی رؤیا کو پورا کریں۔ میں اس قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

اپنے بیٹے کے گلے پر چھری

پھیرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے الہاماً انہیں بتا دیا۔ کہ درحقیقت رؤیا کی تعبیر اور تھی۔ اور کہ تم نے ظاہری طور پر بھی اپنی اس رؤیا کو پورا کر دیا ہے۔ کیونکہ تم نے اپنے بیٹے کو فی الواقع ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔ اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی نسل کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قطع کرنیکا فیصلہ کر لیا۔ کیونکہ اس وقت تک ان کے ہاں صرف ایک ہی بچہ تھا۔ تو اسکے بالمقابل خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا کہ میں تیری نسل کو کبھی قطع نہ ہونے دونگا۔ اور

خدا تعالیٰ کی قدرت

ہے کہ دیکھ لو۔ آج سے ۱۹½ سو سال قبل حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان ۔۔۔ شائع

ایڈیٹر غلام نبی

ان سے قریباً چودہ سو سال قبل حضرت موسےٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ یہ گویا ۳۳½ سو سال ہوئے۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام سے اندازاً چھ سو سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السّلام ہوئے۔ یہ گویا چار ہزار سال کے قریب کا زمانہ ہے۔ جب ایک دن ایک غیر آباد علاقے میں خدا تعالےٰ کا ایک مامور اور ایک نبی اپنے اکلوتے بیٹے کو جو اسیؔ سال کی عمر میں اس کے ہاں پیدا ہوا تھا۔ ایک سنسان جنگل میں اس لئے لے گیا۔ کہ خدا تعالےٰ کیلئے اُسے ذبح کر دے۔ اس وقت آسمان اور زمین کے خدا نے۔ تمام کائنات کے پیدا کرنے والے خدا نے عرش سے آواز دی۔ کہ اے ابراہیم تو نے اپنے رویاء کو سچا کر دکھایا اور اپنی

نسل کو قطع کرنے کے لئے تیار

ہوگیا۔ مگر میں تیری اولاد کو کبھی ختم نہ ہونے دونگا۔ تیری نسل کو کبھی قطع نہ ہونے دونگا۔ بلکہ اسے بڑھاؤں گا۔ یہاں تک کہ جس طرح آسمان کے ستارے نہیں گنے جاسکتے۔ تیری نسل بھی نہ گنی جاسکے گی۔

اب دیکھو۔ آج سے چار ہزار سال قبل فلسطین کے ایک سنسان جنگل میں دنیوی لحاظ سے ایک نہایت ہی کمزور شخص کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ آواز آئی تھی۔ اور

آج

دنیا کی بہترین مہذب قوم کے سردار۔ دنیا کی بہترین طاقت رکھنے والی قوم کے سردار۔ دنیا کی بہترین سائنٹیفک قوم کے سردار نے چند سال قبل یہ فیصلہ کیا۔ کہ وہ ابراہیم (علیہ السّلام) کی نسل کو تباہ کر دے گا۔ اور سات سال قبل دنیا نے یہ اندازہ بھی کر لیا۔ کہ یہودی قوم اب مٹ جائیگی۔ مگر باوجود اس کے کہ یہودی قوم اپنے مذہب کو چھوڑ چکی ہے۔ چونکہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جسمانی اولاد سے ہے۔ اس لئے چار ہزار سال قبل اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے جو وعدہ کیا تھا۔ کہ مَیں تیری نسل کو کبھی قطع نہ ہونے دونگا۔ اس نے اس کے حق میں اسے پورا کر دکھایا۔

جرمن قوم کے سردار ہٹلر

نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ وہ یہودی قوم کو ہلاک کر دے گا۔ اسے تباہ کر دے گا۔ اور بظاہر یہ نظر بھی آتا تھا۔ کہ وہ ایسا کر دے گا۔ مگر عرش پر سے خدا تعالےٰ کہہ رہا تھا۔ کہ میں اسے ناکام کر دوں گا۔ بے شک آج یہودی قوم بے حقیقت اور اسے کوئی طاقت حاصل نہیں۔ اور بے شک دنیا کا سب سے زیادہ اقتدار والا سیاسی لیڈر اس سے ٹکرایا۔ ایسا زبردست لیڈر کہ جس کے سامنے برطانیہ جیسی عظیم الشان سلطنت کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین بھی سر جھکا آئے تھے۔ لیکن آخر وہ

وعدہ پورا ہوا

جو آج سے قریباً چار ہزار سال قبل فلسطین کے ایک جنگل میں اللہ تعالےٰ نے اپنے بندے سے کیا تھا۔ اور خدا تعالےٰ کی عجیب قدرت ہے۔ کہ آج چھ سال کے بعد دنیا یہ بحث کر رہی ہے۔ کہ ہٹلر زندہ ہے یا مر چکا ہے۔ وہ جرمنی میں ہے۔ یا کہیں بھاگ گیا ہے۔ وہ پاگل ہو گیا ہے۔ یا تندرست ہے۔ اب دیکھ لو۔ خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا۔ اسے کس طرح پورا کیا۔ یہود نے خدا تعالےٰ کو بُھلا دیا۔ مگر خدا تعالےٰ نے یہود کو نہیں بھلایا۔ انسان بے وفا ہو سکتا ہے۔ مگر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدا تعالےٰ بے وفا نہیں ہو سکتا

جب ہٹلر یہ کہہ رہا تھا۔ کہ میں یہود کو مٹا دونگا۔ خدا تعالےٰ اپنے عرش سے یہ کہہ رہا تھا۔ کہ چار ہزار سال ہوتے۔ ہم نے دنیوی شان و شوکت کے لحاظ سے ایک معمولی حیثیت کے انسان سے فلسطین کے جنگل میں یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ ہم اس کی نسل کو قطع نہ ہونے دیں گے۔ اور ہم زندہ خدا ہیں۔ ہمارا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ اور ہم ابراہیم کے سامنے شرمندہ نہ ہونگے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ خدا تعالےٰ کا وعدہ پورا ہوا۔ یہ ایک ایسا

زندہ نشان

دنیا کے سامنے ہے۔ ایسا زندہ معجزہ دنیا کے سامنے ہے۔ کہ جس کا انکار کوئی بڑے سے بڑا دہریہ بھی نہیں کر سکتا۔ اس معجزہ سے فائدہ اٹھانیوالی آج دنیا میں سوائے

ہماری جماعت

کے اور کوئی نہیں۔ ہماری جماعت کے بانی علیہ السّلام کو بھی اللہ تعالےٰ نے ابراہیم فرمایا ہے۔ اور یہ معجزہ دکھا کر اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کو بتایا ہے۔ کہ میرے وعدوں کے بارہ میں تمہیں کوئی شک نہ ہونا چاہیئے۔ اور جو اس بارہ میں کسی شک میں ہو۔ وہ دیکھے۔ کہ ابراہیم اول کے ساتھ چار ہزار سال قبل مَیں نے جو وعدہ کیا تھا۔ وہ کس طرح پورا ہوا ہے۔ اور جب میں اتنے پرانے وعدوں کو نہیں بھلاتا۔ تو اپنے تازہ وعدوں کو کس طرح بھلا سکتا ہوں۔ اور یہ معجزہ دکھا کر اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا ہے۔ کہ جس طرح ابراہیمؑ کی نسل کو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور قوت اور کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ نہیں مٹا سکتا۔ اسی طرح اے جماعت احمدیہ تمہیں بھی کوئی طاقت اور کوئی قوت تباہ نہیں کر سکتی۔ ہاں یہود

ابراہیم اول

کی جسمانی اولاد ہیں۔ اور جسمانی تعلق میں دین کی شرط نہیں ہوتی۔ مگر تم ابراہیم ثانی کی روحانی نسل ہو۔ اور روحانی نسل کیلئے دین کی شرط نہایت ضروری ہے۔ پس تمہیں کوئی قوت اور طاقت مٹا نہیں سکتی۔ بشرطیکہ تم اس روحانی تعلق کو مضبوط رکھو۔ جو تم نے

ابراہیم ثانی

کیساتھ قائم کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہود کو مٹنے نہیں دیا۔ کیونکہ ابراہیمؑ اول سے انکا جسمانی تعلق قائم ہے۔ اور ہم ابراہیم ثانی کی روحانی نسل سے ہیں۔ اور جبتک یہ روحانی تعلق قائم ہے ہمیں کوئی نہیں مٹا سکتا۔ یہ روحانی تعلق قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہم ہیں ...

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا مثیل

ثابت کرے۔ اور اپنی جان کو دین کی خدمت کے لئے ایک حقیر تحفہ کے طور پر پیش کر دے۔ اور اسے ایک بے حقیقت قربانی قرار دے۔ پس جب تک ہماری جماعت کے دوست دین کے لئے اپنی قربانیاں پیش کرتے رہیں گے۔ جب تک وہ اسلام کی شمع پر پروانہ وار فدا ہونے کے لئے آگے بڑھتے رہیں گے۔ دنیا کی کوئی قوت اور کوئی طاقت بلکہ جیسا کہ میں کئی بار کہہ چکا ہوں۔ دنیا کی تمام طاقتیں اور تمام قوتیں اور تمام بادشاہتیں مل کر بھی ہم کو مٹا نہ سکیں گی۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابراہیم قرار دیا ہے۔ اور تم اس

ابراہیمؑ کے روحانی فرزند

ہو۔ اس لئے تم وہ کونے کا پتھر ہو۔ کہ جس پر تم گرو گے وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ اور جو تم پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ دنیا ہم کو ڈراتی ہے۔ ہم کو دھمکاتی ہے۔ اور اپنی طاقت و قوت کے مظاہرے کرتی ہے۔ بے شک ہم کمزور ہیں۔ اور

ظاہری طاقت و قوت

کے لحاظ سے ہمارا تباہ کرنا مشکل نہیں۔ مگر انجام ہمارے ہاتھ میں ہے۔ دشمن جتنا بھی ہم کو ڈبوئیں گے۔ اتنا ہی ہم ابھریں گے۔ جتنا بھی وہ ہم کو نیچے پھینکنا چاہیں گے۔ اتنا ہی ہم اونچا اٹھیں گے۔ جتنا وہ ہم کو قتل کرنا چاہیں گے۔ خدا تعالےٰ اتنی ہی ہمیں نمایاں زندگی دے گا۔ بشرطیکہ ہم میں سے ہر ایک

اسمٰعیل کا نمونہ

بن جائے۔ تا ابراہیم ثانی کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے وعدے پورے ہوں۔ بے شک ہم کمزور ہیں۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ ذرہ ذرہ کا خدا کائنات عالم کا خدا۔ اور زمین و آسمان کا خدا ہمارے ساتھ ہے ہم پر حملہ کرنے والا ہم پر نہیں بلکہ خدا تعالےٰ پر حملہ کرنے والا ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ پر حملہ کرنے والے کا انجام ظاہر ہی ہے ؛

اب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ جماعت کے دوستوں کو توفیق دے۔ کہ وہ ہر وقت اسمٰعیل کی طرح

خدا تعالےٰ کی راہ میں

اپنی جانیں فدا کرنے والے ہوں۔ تا اللہ تعالےٰ اس دنیا میں بھی اور اگلی زندگی میں بھی اپنی برکات کو ان کے لئے مخصوص کر دے۔ اور خدا تعالےٰ نہ صرف یہ کہ ان کو موت سے بچائے۔ بلکہ دنیا ان کے ذریعہ زندگی حاصل کرے۔ اور دوبارہ خدا تعالےٰ کا قرب ان کے ذریعہ پائے؛

خطبہ ثانی میں فرمایا:۔

اب میں دعا کرتا ہوں اسلام کے لئے۔ جماعت کے لئے۔ افراد جماعت کے لئے۔ ان مبلغین کے لئے جو باہر گئے ہوئے ہیں۔ اور ان کے لئے جو تیاری کر رہے ہیں۔ ان دوستوں کے لئے جو مال و جان سے خدمت دین کے لئے کمربستہ ہیں۔ اور ان کمزوروں کے لئے بھی جو قربانی کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے دلوں کو مضبوط کرے۔ خدا تعالےٰ ان کو توفیق دے۔ کہ وہ موت کو

حقیر ترین چیز

سمجھیں۔ اور خدا تعالےٰ کی راہ میں مرنے کو لذیذ ترین شے جانیں۔ آمین

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے

"تحریک جماعت اسلامی" کے متعلق بعض سوالات کے جوابات

ایک دوست نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں چند سوالات لکھ کر بھیجے۔ جو معہ جوابات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

سوال اول

تحریک جماعت اسلامی سے حضور واقف ہونگے سید ابو الاعلیٰ مودودی اور ان کے رسالے اسلام کے متعلق حسب ذیل نظریہ رکھتے ہیں۔

قرآن اللہ تعالےٰ کا نازل کردہ انسان کے لئے ضابطہ حیات ہے۔ جو اخلاقی تمدنی اور سیاسی قوانین کا مجموعہ ہے۔ اسلام اس کی کامل پیروی کا نام عبادت رکھتا ہے۔ جو شخص اس ضابطہ حیات کی بجائے نظام باطل کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل کرتا ہے۔ وہ صحیح عبد نہیں ہے۔ یا جو اعتقادی طور پر تو ضابطہ شریعت (قرآن) پر ایمان رکھتا ہو۔ مگر عمل دوسرے قوانین پر کر رہا ہو۔ وہ بھی حلقہ عبودیت سے دور ہے۔

دلائل

(۱) وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین

(۲) واعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت

(۳) ولا یشرک بعبادت ربہ احداً

کیا یہ احمدیت کی رو سے بھی درست ہے؟

جواب

یہ درست ہے کہ قرآن کریم کے ہر اک حکم پر عمل کرنا اگر طاقت ہو ضروری ہے۔ مگر کلمہ حکمت سے باطل مراد لینا نادرست ہے

سوال دوم

قل ان الامر کلہ للہ سے استنباط کیا جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہی مالک الملک اور فرمانروا ہے۔ اس کی حکومت میں کسی کا حکم نہیں چلتا۔ انسان کے لئے ضابطہ حیات بنانے کا حق اسی کو ہے۔ کیونکہ وہی اس کی ضروریات اور رازوں سے واقف ہے۔ مخلوق کا کام صرف اس کی پیروی ہے۔ اور اس پیروی میں ہی اس کی فلاح ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص خدا کے قانون کو چھوڑ کر یا جو شخص یا ادارہ خود کوئی قانون بناتا ہے۔ در آنحالیکہ اس کے پاس خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی سند (charter نہیں) یا کسی دوسرے کے بنائے ہوئے قانون کو تسلیم کرکے اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ وہ طاغوت (خارج از اطاعت حق) ہے۔ اور اس سے فیصلہ چاہنے اور اس کے فیصلہ پر عمل کرنے والا بھی مجرم ہے اور اس کی وفادار رعایا میں سے نہیں ہے۔

دلائل

(۱) ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکافرون (۲) الم تر الی الذین یزعمون انھم اٰمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک۔ یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ (۳) ولا تطع الکافرین۔۔۔۔ (۴) ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا۔۔۔ (۵) فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم (۶) الم اعھد الیکم یا بنی اٰدم ان لا تعبدوا الشیطان۔۔۔۔

مگر احمدیت ہمیں غیر الٰہی قوانین کا احترام سکھاتی ہے۔ احترام ہی نہیں بلکہ پیروی کا حکم دیتی ہے۔ یہ تضاد سمجھ میں نہیں آتا وضاحت فرمائی جاوے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جواب

اگر اس کے یہ معنے ہیں کہ غیر مذہبی حکومت کے قوانین پر عمل نہیں کرنا تو ابو العلیٰ خود بھی عمل کرتے ہیں اور ان کے ساتھی بھی۔

سوال سوم

اسلام انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیتا ہے۔ اور حضور بھی بیش از پیش قربانیوں کا مطالبہ فرماتے رہتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے انسان پر کچھ اور حقوق بھی لگا دیئے ہیں۔ جن کی بجا آوری ضروری ہے۔ مثلاً انسان کا اپنا نفس بیوی اور اس کا نان نفقہ بچے اور ان کی خورش و پوشش اور ان کی اعلےٰ تعلیم و تربیت۔ یہ پیسے ہی سے ہو سکتا ہے۔ کیا ان مدات پر خرچ کرنا۔ انفاق فی سبیل اللہ کی تعریف میں آتا ہے اگر آتا ہے۔ تو اس کا درجہ دوسری قربانیوں کی نسبت کتنا ہے؟

جواب

انفاق فی سبیل اللہ میں یہ بھی شامل ہے۔ مگر قومی قربانی شخصی قربانی پر فوق ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو قرآن کریم ایثار کا حکم نہ دیتا اور صحابہ ہجرت نہ کرتے۔ اور جہاد میں شامل نہ ہوتے کہ تینوں میں ذاتی اور خانگی حقوق کو قربان کرنا پڑتا ہے۔

سوال

اگر کوئی شخص ان حقوق کی بجا آوری میں بے پرواہی برتتا ہے۔ یعنی اپنا نفس اور ان اقربا کے حقوق میں کمی کرتا ہے۔ اور یہ بھی سمجھتا ہے کہ جتنی حق پرورش اور فراہمی ضروریات تھی۔ پوری نہیں۔ اور پھر اپنی آمدنی کا جو صرف جائز ضروریات کو مکتفی ہو۔ کچھ حصہ سلسلہ کے مطالبات میں دے دیتا ہے۔ تو کیا اس صورت میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ یا اس کی خفگی کا؟

جواب

اوپر کے جواب میں اس کا جواب آچکا ہے۔

سوال

حضور کے مطالبات میں تو اس قسم کی تحریک ہوتی ہے۔ کہ سب کچھ بیچ کر اللہ کی راہ میں دے دیا جائے۔ اور خود انسان صدیق کی صف میں جا کھڑا ہو۔ مگر ساتھ ہی یہ آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا اور وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ۔ سمجھ میں نہیں آتی۔ تشریح کی ضرورت ہے؟

کیا قرضہ اٹھا کر سلسلہ کی تحریکوں میں دینا درست ہے؟

جواب

یہ حالات اور انسان کے ایمان کی حالت پر منحصر ہے۔ جس حد تک انسان اپنی ذات کے لئے قرض اٹھاتا ہے۔ اور اٹھانا جائز سمجھتا ہے۔ اس حد تک سلسلہ کے لئے بھی قرض اٹھا سکتا ہے۔ پھر قرض بھی کئی قسم کے ہیں۔ یہ بھی قرض ہے کہ انسان تنخواہ کے آنے سے پہلے ضرورت کے لئے قرض لے کر چندہ دے دیتا ہے۔ اور یہ بھی قرض ہے کہ انسان کو اس کے ادا کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ مؤخر الذکر قرض نہ دین کے لئے درست ہے نہ بیوی بچوں کے لئے اور اول الذکر انسان ہمیشہ ہی اٹھاتا رہتا ہے۔ اور یہ دونوں حالتوں میں جائز ہے۔ پس ان امور کا تعلق تقویٰ اور ایمان سے ہے۔ معین قاعدہ مقرر نہیں کیا جا سکتا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسلسلہ ہفتہ تعلیم و تلقین

اِسْمُہٗ اَحْمَدُ کی پیشگوئی کے متعلق اعتراضات کے جوابات

از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری

(۱)

قرآن مجید کی سورۃ الصف میں ایک پیشگوئی عیسیٰ علیہ السلام کی مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کے الفاظ میں مذکور ہے۔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے مطابق اس پیشگوئی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یقین کرتی ہے مگر غیر مبایعین اور غیر احمدی ہمارے اس عقیدہ کے مخالف ہیں۔ ذیل میں اس بارہ میں غیر مبایعین کے امیر مولوی محمد علی صاحب کے اعتراضات پیش کر کے ان کے جوابات درج کرتا ہوں۔ ان میں ایسے اعتراضات بھی شامل ہیں جو غیر احمدیوں اور غیر مبایعین میں مشترک ہیں۔ اور غیر احمدیوں نے ان کے پیش کرنے میں مولوی محمد علی صاحب کی نقل ہی کی ہے۔ یہ اعتراضات مولوی محمد علی صاحب کی کتاب احمد مجتبےٰ سے لئے گئے ہیں۔

دلیل:۔ اس بات کے ثبوت میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے تئیں سورہ صف کی پیشگوئی مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کا واقعی مصداق قرار دیا ہے۔ ہماری طرف سے ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۶۷۵ کا ذیل کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔

"اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے۔ اور احمد جمالی اور احمد اور عیسےٰ اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ۔ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا"

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ مجرد احمد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ بھیجے گئے۔ پس اس حوالہ میں آپ نے اپنے تئیں اس پیشگوئی کا یقینی مصداق قرار دیا ہے۔

اعتراض اول:۔ مولوی محمد علی صاحب ہماری اس دلیل کے خلاف لکھتے ہیں:۔ "اب سب سے پہلے غور طلب سوال تو یہ ہے کہ اس عبارت میں کسی سوال کا جواب دیا جاتا ہے سوال یہ اٹھایا گیا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں مسیح موعود کے لئے کوئی پیشگوئی نہیں۔ جواب یوں شروع ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے یہ صاف ظاہر فرمایا ہے۔ کہ قرآن کریم میں مثالی طور پر ابن مریم آنے کا ذکر ہے۔ یہ صاف اعتراف ہے۔ کہ مسیح موعود کے لئے کوئی پیشگوئی بالتصریح قرآن کریم میں مذکور نہیں۔" (رسالہ احمد مجتبےٰ صفحہ ۵۹)

پھر لکھا ہے:۔ "اگر حضرت صاحب کے نزدیک پیشگوئی مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ آپ کیلئے تھی تو اتنی مصیبت میں کیوں پڑ کر معترض کو جواب یہ دیتے کہ مسیح موعود کی پیشگوئی مثالی طور پر قرآن شریف کے اندر ہے یہ صاف جواب کیوں نہ دیا کہ اسْمُہٗ اَحْمَدُ میں کھلے طور پر پیشگوئی موجود ہے۔ (احمد مجتبےٰ صفحہ ۵۹)

پھر اس حوالہ پر بحث کے آخر میں لکھا ہے۔ جو شخص پیشگوئی کو اپنے لئے قرار دے رہا ہو کیا وہ اشارہ کا لفظ استعمال کرے گا۔ (احمد مجتبےٰ صفحہ ۶۰)

الجواب:۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس اعتراض میں کمال ہوشیاری سے کام لے کر مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ محولہ بالا زیر بحث عبارت سے پہلے جس سوال کے اٹھائے جانے کا ذکر مولوی صاحب نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ "کہ سوال یہ اٹھایا گیا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں قرآن کریم میں مسیح موعود کیلئے کوئی پیشگوئی نہیں" حقیقت یہ ہے کہ یہ سوال اس طرح نہیں اٹھایا گیا جس طرح مولوی صاحب پیش کر رہے ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زیر بحث عبارت سے پہلے تحریر فرماتے ہیں۔ "بعض نو تعلیم یافتہ ایسے شخص کے آنے سے شک میں ہیں جو ابن مریم کے نام سے آئیگا وہ کہتے ہیں یہ عظیم الشان شخص جو حدیثوں میں بیان کیا گیا ہے۔ اگر واقعی طور ایسا آدمی آنیوالا تھا تو چاہیے تھا کہ قرآن کریم میں اس کا کچھ ذکر ہوتا جیسا کہ دابۃ الارض اور دخان اور یاجوج ماجوج کا ذکر ہے۔"

اسکے جواب میں حضور فرماتے ہیں:۔ "لیکن میں کہتا ہوں یہ لوگ سراسر غلطی پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی [illegible] اس عاجز مولف ظاہر کیا ہے کہ قرآن کریم میں مثالی طور پر ابن مریم کا ذکر ہے۔ [illegible] نو تعلیم یافتہ لوگوں کا سوال یہ نہ تھا کہ مسیح موعود کا ذکر قرآن مجید میں کیوں نہیں [illegible] وہ حدیثوں میں بیان شدہ ابن مریم کی آمد کی پیشگوئی [illegible]

چندہ کشمیر ریلیف فنڈ

احباب کرام کو یہ امر مستحضر رہنا چاہئے۔ کہ کشمیر میں امدادی کام ابھی بدستور جاری ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشا مبارک یہ ہے۔ کہ کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ ہر ایک احمدی کو ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمدنی کے حساب سے اسوقت تک ادا کرتے رہنا چاہئے۔ جبتک کام ختم نہ ہو۔ پس آپ اپنے مصمم ارادہ کے ساتھ اٹھیں اور جب تک کام ختم نہ ہو۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ اعلان کہ کام ختم ہو گیا ہے۔ شائع نہ ہو۔ اسوقت تک برابر اس کام کو کرتے رہیں۔ کارکن احباب اپنے ہر احمدی سے کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ ایک پائی فی روپیہ کی شرح سے وصول کیا کریں۔ اور مرکزی چندوں کے ساتھ بھجوا دیا کریں۔ وہ دوست جن کا چندہ براہ راست مرکز میں آتا ہے۔ وہ اپنے ماہوار چندہ کے ساتھ ایک پائی فی روپیہ کے حساب سے چندہ کشمیر ریلیف فنڈ ارسال فرمایا کریں۔

بہت سی جماعتوں کیطرف سے چندہ کشمیر باقاعدگی سے وصول نہیں ہو رہا۔ یا برائے نام آتا ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے ہر احمدی سے یہ چندہ وصول فرمانے کا مناسب انتظام فرمائیں۔ فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ

412

شک کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور حدیثوں کے بیان کو اس صورت میں پہچاننے کیلئے تیار تھے۔ جب ان کو قرآن مجید سے عیسیٰ ابن مریم کے آنے کے متعلق پیشگوئی دکھائی جاتی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے ثبوت میں مندرجہ بالا حوالہ پیش کیا۔ اور احمدؐ نام کو حدیثوں میں بیان شدہ ابن مریم کی آمد کی پیشگوئی کی طرف اس طرح اشارہ کنندہ کہ آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمدؐ سے مراد مثالی طور پر عیسیٰ ابن مریم ہی ہے۔ کیونکہ عیسیٰ ابن مریم بھی جمالی شان رکھتا تھا۔ اور میں جو احمد ہوں۔ اور اس پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ میں بھی جمالی شان رکھتا ہوں۔ لہٰذا احمدؐ کے معنے جمالی شان رکھنے والا ہوئے۔ جس طرح عیسیٰ ابن مریم کے معنے ایک رنگ میں جمالی شان رکھنے والا تھا۔ پس یہاں اصل سوال قرآن شریف سے ابن مریم کے نزول کی حدیثوں کی تصدیق کے متعلق تھا۔ اور چونکہ قرآن مجید میں ابن مریم کے نزول کا ذکر صراحتاً نہ تھا۔ بلکہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کے لفظ احمد میں اس کا (ابن مریم کا) ذکر مثالی طور پر موجود تھا۔ اس لئے آپ نے پیشگوئی کے لفظ احمدؐ کو ابن مریم کی آمد کی پیشگوئی مندرجہ حدیث کی صداقت کی طرف اشارہ کنندہ قرار دیا۔ کیونکہ ابن مریم کے لئے تو احمدؐ کا لفظ اشارہ کنندہ ہی قرار دیا جا سکتا نہ صراحت کنندہ۔ ہاں یہ بات صاف ظاہر ہے۔ کہ احمد کا لفظ امت محمدیہ میں نازل ہونے والے ابن مریم کی حدیث کی صحت کی طرف اشارہ کرنے والا اسی وقت قرار دیا جا سکتا تھا جبکہ یہ تسلیم کیا جائے۔ قرآن مجید کی پیشگوئی جس میں احمد کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ اس کے مصداق صریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ ورنہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بالتصریح اس پیشگوئی کا موعود تسلیم نہ کیا جائے۔ تو پھر یہ پیشگوئی ابن مریم کے نزول کی حدیثوں کی صحت کی طرف کیسے مشیر قرار دی جا سکتی ہے۔ پس اگر نو تعلیم یافتہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ سوال کرتے۔ کہ آپ کے متعلق پیشگوئی قرآن مجید میں کہاں ہے۔ تو پھر یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام محض اس پیشگوئی کو پیش کر دیتے۔ اور یہ لکھنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ کہ یہ مثالی طور پر ابن مریم کے لئے پیشگوئی ہے۔ یا مثالی طور پر ابن مریم کا ذکر اس پیشگوئی میں ہے۔ اسی غرض کو ثابت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے اس حوالہ میں صراحت سے اس پیشگوئی کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

"لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمدؐ جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا"۔

کیا یہ صراحت نہیں۔ کہ آپ نے لکھا جس مجرد احمدؐ کے آنے کی پیشگوئی قرآن مجید میں تھی۔ اس کے مطابق آخری زمانہ میں آپ بھیجے گئے۔

پس حقیقت یہ ہے۔ مولوی صاحب نے سوال کو بدل کر جواب میں مثالی طور پر ابن مریم کے لفظ کے ذکر کو اس بات پر دال قرار دینا چاہا ہے۔ کہ صراحت سے تو مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی میں اپنا ذکر تسلیم نہیں کیا۔ صرف مثالی طور پر تسلیم کیا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے۔ کہ یا تو مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو سمجھا نہیں۔ یا پھر دیدہ و دانستہ دھوکا دینا چاہا ہے۔ پس صراحت کا انکار تو صرف ابن مریم کے نام کے متعلق ہے۔ نہ پیشگوئی کے اپنے حق میں ہونے کے متعلق۔

اعتراض دوم:۔ مولوی محمدؐ علی صاحب لکھتے ہیں۔ "پھر جب اس پیشگوئی کو اپنے حق میں مانتے تھے۔ تو اس میں صریح رسول کا لفظ موجود ہے۔ پھر رسالت سے انکار کیا معنے۔ جب نبی اللہ والی حدیث کا ذکر آتا ہے۔ جو نواس بن سمعان کی ہے۔ تو اسی کتاب ازالہ اوہام میں یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ حدیث پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جس کتاب میں اس حدیث کو ساقط الاعتبار قرار دے رہے ہوں۔ جس میں نبی اللہ کا لفظ آ گیا ہے۔ اسی کتاب میں اس کھلی آیت کو جس میں رسول کا لفظ تھا۔ اپنے اوپر چسپاں کر رہے ہوں۔ (احمد مجتبیٰ ص ۵۹)

الجواب:۔ یہ تو مولوی محمدؐ علی صاحب اور غیر مبائعین کو مسلم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں اپنے تئیں محدث کہا ہے۔ اور یہ لکھا ہے۔ کہ محدث جو غیر مرسلین میں سے ہے۔ امتی بھی ہوتا ہے۔ اور ناقص طور پر نبی بھی ..... وہ ایک وجہ سے کامل طور پر امتی ہے۔ مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۵۶۹) پس نواس بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کا لفظ ساقط الاعتبار نہ ہوا۔ حضور نزول المسیح ص ۴۸ میں فرماتے ہیں۔ "میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں۔ جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا"۔ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صریح حدیث اس بارہ میں صرف نواس بن سمعان والی ہے۔

اب دیکھئے شہادۃ القرآن ص ۲۷ ایڈیشن ثانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے نبیوں کا نام مرسل رکھا ہے۔ ایسا ہی محدثین کا نام بھی مرسل رکھا۔ اسی اشارہ کی غرض سے قرآن شریف میں وقفینا من بعدہ بالرسل آیا ہے۔ اور یہ نہیں آیا۔ وقفینا من بعدہ بالانبیاء۔ پس یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ رسل سے مراد مرسل ہیں۔ خواہ وہ رسول ہوں یا نبی ہوں یا محدث ہوں"۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ آپ اس زمانہ میں قرآن مجید میں رسول یا رسل یا مرسل کے الفاظ کو ہر جگہ محض نبی کے لئے مخصوص نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ ان الفاظ کو نبی کے مقابلہ میں وسیع تر سمجھتے تھے۔ اور محدث پر از روئے قرآن مجید لفظ رسول کا اطلاق جائز سمجھتے تھے۔ گویا رسول اور نبی میں عموم خصوص مطلق کی نسبت مانتے تھے۔ یعنی رسول کو عام اور نبی کو اس کے مقابلہ میں خاص سمجھتے تھے۔ لہٰذا ازالہ اوہام میں اپنے تئیں صراحتاً پیشگوئی مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق قرار دینے میں پیشگوئی کا لفظ رسول مانع نہیں ہو سکتا تھا۔

تراجم قرآن کریم کے اخراجات کی حلقہ وار تقسیم کا نقشہ

وعدے مرکز میں فوری ارسال فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ترجمۃ القرآن کے چندہ کے لئے جماعت کو جو سات حلقوں میں تقسیم فرمایا ہے بعض احباب کے مطالبہ پر حلقہ وار تقسیم کو ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ اور جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جلد سے جلد اپنے وعدے مکمل کر کے مرکز میں ارسال فرما دیں۔

حلقہ ۱ جلقہ قادیان دارالامان۔ اس میں ضلع گورداسپور اور یوروپین ممالک یعنی انگلستان و امریکہ ہیں۔ ترجمہ اطالوی زبان میں ہوگا۔ ضلع گورداسپور اور یوروپین ممالک کی جماعتیں اپنے وعدے براہ راست مرکز میں جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔

حلقہ ۲۔ لجنہ اماء اللہ اس حلقہ میں تمام ہندوستان اور بیرون ہند کی عورتیں اور لڑکیاں شامل ہیں۔ جرمن زبان کا ترجمہ ان کے چندہ سے چھپے گا۔ تمام مستورات کے وعدے براہ راست مرکز میں آنے ضروری ہیں۔ مردوں کی فہرست الگ تیار ہو۔ اور عورتوں کی الگ۔

حلقہ ۳ لاہور۔ اس میں اضلاع لاہور، فیروزپور، شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ امرتسر۔ سیالکوٹ شامل ہیں۔ روسی زبان میں ترجمہ ان کے روپیہ سے کیا جائیگا۔ جن جماعتوں کے افراد کے وعدے یا براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کے وعدے زیادہ اور غیر معمولی ہوں گے۔ ان کو اخبار میں شائع کیا جائیگا۔

حلقہ ۴ دہلی۔ اس میں اضلاع دہلی۔ کانگڑہ۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ لدھیانہ۔ ریاست ہائے مالیرکوٹلہ۔ پٹیالہ۔ نابھہ۔ سنگرور۔ انبالہ۔ کالکا۔ شملہ۔ رہتک۔ کرنال۔ حصار۔ یو۔ پی اور بہار شامل ہیں۔ ہر حلقہ کا حساب دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید میں الگ الگ رکھا جائیگا۔ اور حلقہ کے ماتحت ہر ایک جماعت کا حساب اسم وار باقاعدہ رکھا جاتا ہے۔ اس لئے ہر ایک حلقہ کی مکمل اسم وار فہرست مرکز میں آنی اشد ضروری ہے۔ دہلی کے حلقہ کے ذمہ فرانسیسی زبان کا ترجمہ ہے۔

حلقہ ۵ سرحد و سندھ۔ اضلاع گجرات جہلم۔ راولپنڈی۔ ریاست کشمیر و مری۔ کیمبل پور اٹک۔ میانوالی۔ سرگودھا۔ جھنگ۔ لائل پور۔ مظفرگڑھ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ ملتان۔ منٹگمری۔ ریاست بہاولپور۔ بلوچستان۔ ایران۔ افغانستان۔ عراق۔ شام۔ فلسطین۔ مصر۔ بائی فورسس۔ ایم۔ ای۔ ایف۔ سی۔ ایم۔ ایف یعنی بیرون ہند کے تمام اسلامی ممالک کا چندہ حلقہ سرحد و سندھ میں جمع ہوگا۔ تا ان کے روپیہ سے ہسپانوی زبان کا ترجمہ شائع ہو کر موجب ہدایت ہو۔

حلقہ ۶ کلکتہ۔ سارا بنگال، بہار، اڑیسہ، آسام، [illegible] جاوا، سماٹرا۔ آسٹریلیا۔ ڈچ زبان میں ان کے روپیہ سے ترجمہ شائع ہوگا۔ جو احباب جس حلقہ میں اس وقت ہیں۔ ان کا چندہ اسی حلقہ میں شمار ہوگا۔ اگر وہ وعدہ کرنے کے بعد کسی دوسرے حلقہ میں تبدیل ہو جائیں۔ تب بھی ان کا چندہ اسی حلقہ میں شمار ہوگا۔ جس میں انہوں نے وعدہ کیا۔

حلقہ ۷ حیدرآباد۔ اس حلقہ میں سارا دکن ناگپور، میسور۔ مدراس اور بمبئی اور ان کی ریاستیں۔ سیلون۔ مالابار۔ مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ شامل ہیں۔ یہ حلقہ پرتگیزی زبان کا ترجمہ شائع کریگا۔

اس تفصیل میں اگر کوئی جگہ نہ آئی ہو۔ تو ایسے احباب یا جماعتیں مرکز میں براہ راست اپنا ترجمۃ القرآن کا چندہ ارسال کریں۔ ان کو جوان کا [illegible] اس میں انشاء اللہ تعالیٰ شامل [illegible] اور جماعتوں کے عہدہ دار ترجمۃ القرآن کے وعدے جلد جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے اور احرار کی شرارتیں

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کی ناکامی اور نامرادی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ایک احرار نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے مبارک جلسوں میں مداخلت کرنے اور انہیں بجبر روکنے کی کوشش کی۔ گو اس میں بھی انہیں منہ کی کھانی پڑی۔ اور سوائے ایک آدھ جگہ کے تمام ہندوستان میں نہایت شاندار جلسے ہوئے تاہم احرار کی اس فتنہ انگیزی کو ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک نہایت ناپسندیدگی اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ چنانچہ ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی ریاست حیدرآباد دکن کے روزانہ اخبار "پیام" ۲۵ ذوالقعدہ نے "زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کے عنوان سے حسب ذیل افتتاحیہ لکھا ہے:-

مذہبی عقائد اور ان کے اختلافات "پیام" کے مسلک سے ہمیشہ خارج رہے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مذہبی عقائد اور کسی فرقہ کے معتقدات کے حسن و قبح سے بحث کرنا ایک روزانہ اخبار کا کام نہیں ہے اس غرض کے لئے مذہبی مطبوعات بالکل جداگانہ ہونی چاہئیں۔ تاکہ عام قومی اور سیاسی مباحث مذہبی عقائد کے مباحث سے نہ الجھیں۔ عقائد کے اختلافات کی بحث ہماری رائے میں محض ایک علمی نقطہ نظر پر مبنی ہونی چاہیئے اور اس بحث کی لازمی شرط سنجیدگی اور شائستگی ہے۔ جس کے بغیر اس قسم کے مباحث ادنیٰ قسم کے جاہلانہ جذبات کو مشتعل کر سکتے ہیں۔

آجکل شمالی ہند کے اخباروں میں احمدی فرقہ اور بعض دوسرے فرقوں کے درمیان مذہبی مناقشہ کا ایک میدان گرم ہے۔ اس میدان میں ضدم ضدا کا ایک زبردست مورچہ قائم ہے۔ احرار نے احمدیوں کو چیلنج کیا تھا کہ وہ قادیان میں آکر اس فرقہ کے عقائد کا رد پیش کرینگے۔ مگر حکومت نے احرار کے اس جلسہ کے انعقاد کی اجازت نہیں دی۔ دوسری طرف احرار اور قادیانیوں کے مخالف دوسری جماعت کو یہ شکایت ہے کہ دہلی میں احمدیوں کے ایک بڑے جلسہ کے انعقاد کی اجازت دیگئی۔ مختصر یہ کہ اب یہ ضدم ضدا اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ احمدیوں کی ایک مخالف جماعت نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ کسی جگہ بھی اُن کو اپنا کوئی جلسہ منعقد نہ کرنے دیا جائے۔ چنانچہ حال ہی میں یہی جھگڑا دہلی میں رونما ہوا اور جب احمدیوں نے مرکب کالج میں اپنا ایک جلسہ میلاد منعقد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی سخت مخالفت کی گئی اور کالج کے صدر نواب زادہ لیاقت علی خان پر زور دیا گیا کہ وہ اس جلسہ کی اجازت نہ دیں۔ ہم احمدی فرقہ کے عقائد سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے۔ لیکن اس نفسیاتی کیفیت کو نظرانداز نہیں کر سکتے جس کی بنا پر مذہبی عقائد کی بحث شہری حقوق پر حاوی ہو رہی ہے۔ اگر کسی جلسہ کے انعقاد سے فتنہ و فساد برپا ہونے کا اندیشہ ہو۔ تو اس کا تدارک کرنا حکومت کا کام ہے۔ لیکن اگر ملک کے مختلف فرقے۔ اختلافات عقائد کی بنا پر ایک دوسرے کے اجتماعات میں سدراہ ہونے لگیں۔ تو اس کے معنے سوائے اس کے کچھ بھی نہیں کہ آزادی تقریر اور آزادی اجتماع کے جن شہری حقوق کو ہم اپنے حاکموں سے طلب کرتے ہیں۔ اُن ہی کو خود اپنے ہاتھ سے اپنی شہری زندگی میں مسمار کر رہے ہیں! پھر کس منہ سے ہم ان ہی حقوق کے لئے حکومت سے جھگڑے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ علاوہ بریں اس مفسدہ کی وسعت اور ہمہ گیری پر نظر کیجئے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر آج احرار یہ ارادہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کا کوئی جلسہ منعقد نہ ہونے دینگے تو کل قادیانی احرار کے جلسوں کو روکیں گے۔ پرسوں سُنّی چاہیں گے کہ شیعہ اپنا کوئی جلسہ منعقد نہ کر سکیں اور شیعہ چاہیں گے کہ سنیوں کا کوئی جلسہ منعقد نہ ہونے پائے۔ اہل سنت والجماعت دیوبندیوں کے جلسہ کو روکیں گے۔ اور دیوبندی اہل سنت کو کوئی جلسہ نہ کرنے دینگے۔

اس کے بعد یہ ضدم ضدا ہندو اور مسلمانوں تک پہنچے گی اور تمام ملک میں ہر فرقہ دوسرے کو آزادی اجتماع کے حق سے محروم کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور یہ سارا ہنگامہ محض اختلاف عقائد کی بنا پر برپا ہو گا۔ ہم مانتے ہیں کہ اگر ایک فرقہ دوسرے کے عقائد کو باطل سمجھے تو اس کو حق ہے کہ ان عقائد کی تردید کرے۔ لیکن اگر یہ حق شائستگی اور سنجیدگی کے ساتھ استعمال نہ ہو تو ایک عمومی فتنہ اور تنگ نظری اور تعصب کا ایک افسوسناک مظاہرہ بن جاتا ہے۔

آج ہم ایک غیر ملکی حکومت سے اپنے لئے حقوق شہریت طلب کر رہے ہیں۔ آج ہم دعوے کر رہے ہیں کہ اس ملک کے باشندوں کو اظہار خیال، اجتماع اور تبلیغ عقائد کی (خواہ وہ سیاسی ہوں یا مذہبی) پوری آزادی حاصل ہونا چاہیئے۔ لیکن اسی کے ساتھ ہم اپنے ہموطن فرقوں کو ان ہی حقوق کو استعمال کرنے سے روک رہے ہیں۔ اور جو حق

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب تیر بہدف اور سوفی صدی کامیاب ادویات جو سرمہ نور کی طرح آپکو گرویدہ بنا دیں گی

بچوں کا شربت بچوں کو تندرست اور توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور دانت نکلنے کی تکلیف۔ بے چینی۔ لاغری۔ قے۔ پیچش۔ کھانسی۔ سوکھا بخار۔ قبض۔ نیند نہ آنا۔ کمی خون کے لئے بے حد مفید ہے۔ گرائپ واٹر اور دیگر ایجادوں سے بڑھ کر ثابت ہوا ہے۔ ہم ذمہ دار۔ اس کا استعمال وزن کو بڑھاتا اور چہرے کو گلاب کی مانند سرخ کر دیتا ہے۔ قیمت چار اونس صرف ایک روپیہ

موتی منجن تمام گندے اور بدبودار جراثیم کو ہلاک کر کے دانتوں کو مضبوط اور موتی کی طرح سفید بناتا ہے۔ قیمت اونس آٹھ آنے

ست سلاجیت (آفتابی) پہاڑوں کا قیمتی جوہر۔ روح۔ دل۔ دماغ جگر۔ گردے۔ غرض تمام اعضا کیلئے مفرد اکسیر صفت ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ چھٹانک پانچ روپے۔

طاقت کی گولی رجسٹرڈ اسم بامسمّٰی۔ ناطاقتی۔ اعصابی کمزوری کو دور کر کے تندرست اور طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ خوراک ایک ماہ پانچ روپے

کشتہ فولاد ضعف جگر کو دور کرتا۔ اور خون صالح پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا۔ اور وزن کو بڑھاتا ہے عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ خوراک چاول تا ایک رتی۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے۔ فی ماشہ آٹھ آنہ

کیا کبھی آپ نے غور فرمایا؟

سرمہ نور رجسٹرڈ

کیوں مشہور ہے؟

اس کے مقوی البصر اجزا حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے تجویز کردہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ ہے۔ اطباء، ڈاکٹر، رؤساء۔ امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور ملک کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ تمام امراض چشم کا واحد یقینی۔ بے ضرر اور بہترین علاج ہے۔

فی تولہ دو روپے

چھ ماشہ ایک روپیہ

روغن عنبری جادو ہے جادو۔ بیرونی مالش سے ہی بے حس اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے۔ فی شیشی دو روپے۔

حب فولادی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتی اور فولادی طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ عجیب چیز ہے قیمت ساٹھ گولی تین روپے۔

تریاق معدہ رجسٹرڈ پیٹ درد، نفخ۔ بدہضمی اور کمزوری معدہ کے لئے بہترین چیز ہے۔ قیمت اونس آٹھ آنے

سیلان الرحم مستورات کی سیلان الرحم اور کمزوری دفعیہ کا شرطیہ علاج ہے۔ تولہ دو روپے

اکسیر النساء ماہواری ایام کی کمی بیشی۔ تکلیف سے آنا۔ درد نفخ وغیرہ کے لئے بہترین تریاق ہے خوراک دو روپے

اکسیر گوش بہنی۔ درد۔ بہرا پن۔ کھجلی۔ پیپ کا آنا وغیرہ غرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے۔ قیمت فی شیشی نصف اونس ایک روپیہ

اکسیر گردہ درد گردہ کا بے مثال اور بہترین علاج ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ

قبض کشا دائمی قبض اور نفخ کے لئے بہترین چیز ہے قیمت ۱۲ گولی۔ ایک روپیہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ:- مینیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان (پنجاب)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حکومت سے مانگتے ہیں۔ وہ خود اپنے ہموطنوں کو نہیں دے سکتے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہر فرقہ اپنے عقائد کے مطابق دوسروں کے عقیدہ کو رد کرنے اور اپنے کو مومن اور دوسروں کو کافر کہنے کا حق رکھتا ہے۔ لیکن کوئی فرقہ کسی دوسرے فرقہ کو اس کے عام شہری حقوق سے محروم نہیں کر سکتا۔ الّا یہ کہ ان حقوق کے استعمال سے فتنہ و فساد کا امکان پیدا ہو۔ مگر اس صورت میں یہ اقتدار صرف حکومت کو حاصل ہے۔ کہ وہ مداخلت کرے لیکن اگر تمام فرقے اپنے اندر یہ ذہنیت پیدا کر لیں۔ کہ دوسرے فرقوں کو کہیں کوئی جلسہ نہ کرنے دیں گے۔ تو یہ ایک فتنۂ عظیم بن جائے گا۔ جو سارے ملک کے لئے باعث ننگ ہوگا۔ آزادیٔ ضمیر پر یہ حملہ ملک کی اجتماعی شہریت کی بنیادوں کو ہلا دے گا۔ اور فرقہ پرستوں کی یہ جہالت آزادی کے لئے اہل ملک کی اہلیت کے تخیل پر ایک کاری ضرب لگائے گی۔ مذہب کا نام لے کر حقوق شہریت پر یہ حملہ ایک بہت افسوسناک جہل مرکب ہے۔ اس جہل سے آلودہ خواہ احمدی ہوں یا احرار یا اہلسنت یا وہابی۔ یا شیعہ یا سُنی اس عیب کو ہم صواب نہیں کہہ سکتے۔ اور اس قسم کی عصبیت کے مظاہروں کو دیکھ کر ہمیں اپنے ہم وطنوں کی حالت پر افسوس ہوتا ہے۔ کہ وہ کس طرح اضطراری عصبی احساسات کے تحت زندگی کے بڑے بڑے اصولوں کو منہدم کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے پر عارضی تفوق حاصل کر کے م اور جہلاء کی واہ واہ سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں ... عقائد کے اختلافات کو فتنہ و فساد کا موجب بنا لیتے ہیں۔

۲۰۰۰۰

غیر مسلم اقوام کیلئے بیس ہزار روپیہ انعام

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا۔ تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدائی راہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے یہی ربانی قانون ثابت ہے۔ خدائی راہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے۔ جس کی تعلیم سے انسان دونوں جہان میں فلاح پا سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ولکل امۃ رسول۔ یعنی ہر ایک قوم کے لئے ایک رسول ہے۔ $\frac{\text{سورہ ۱۰}}{\text{آیت ۴۷}}$ پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ثم ارسلنا رسلنا تترا۔ یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے۔ ۲۳ مگر اسلام کے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے تھی۔ آخر وہ زمانہ آیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقدر فرمایا۔ اور صاف جتلا دیا۔ کہ من یبتغ غیر الاسلام دینًا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین۔ یعنی جو کوئی اسلام کے سوائے دوسرا دین چاہے گا۔ وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ ۳ / ۸۵

اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ڈاکٹر۔ وکیل مجسٹریٹ صاحبان

امرت بوٹی

کی بے حد تعریف کرتے ہیں۔ کہ یہ دوائی جسمانی قوت کی بہترین ... ہے۔ قیمت ۴۰ گولی عہ

دار الفضل میڈیکل ہال

ایجنٹس:۔ نسیم میڈیکل ہال قادیان

یدک اینڈ یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ

شفاکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو "شفاکن" استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ ۔ پچاس قرص ۱۳ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

413

بلیک مارکیٹ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ختم ہو سکتی ہے بشرطیکہ آپ اس کا تہیہ کر لیں

خریدنے والوں کی رضامندی کے بغیر بلیک مارکیٹ کا قائم رہنا محال ہے۔ اگر یہ متفق ہو کر کنٹرول کے داموں سے زیادہ دینے سے انکار کر دیں تو بلیک مارکیٹ کے تاجر کیلئے صرف دو راستے رہ جاتے ہیں وہ یا تو دیوالیہ ہو جائیگا یا ٹھیک ٹھیک داموں پر سودا بیچے گا۔

لوگوں پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ زیادہ دام دینے سے انکار کر دیں اور دوسرے بلیک مارکیٹ کے تاجروں کی رپورٹ قریب ترین تھانے میں درج کرا دیں اگر سب لوگ ان ذمہ داریوں کا خیال رکھیں گے تو نفع خور جو ہمارے بدترین سماجی دشمنوں میں سے ہیں رفع ہو جائیں گے۔

قیمتیں اتر آئیں گی

مگر اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ عوام کی اس امداد اور تعاون کے بغیر خواہ کتنے ہی قانون بنائے جائیں صورت حال بہتر نہیں ہو سکتی۔ بہت سے نفع خوروں کو عدالت سے سزائیں مل چکی ہیں۔ ان سے بالکل نہ ڈریئے۔ ایسا کیجئے کہ وہ آپ سے ڈریں۔

بلیک مارکیٹ کو مٹانے میں مدد دیجئے

AAA 1335

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن یکم نومبر۔ جب سے اتحادی فوجیں مغربی یورپ میں اتری ہیں۔ اب تک سات لاکھ ۱۳ ہزار جرمن قیدی بنائے جا چکے ہیں۔ سار کے دہانہ کے علاقہ میں جرمنی کے دو اور شہروں کو اتحادی فوجوں سے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ تیسری امریکن فوج ۲۶ میل لمبے محاذ پر سیگفرڈ لائن کے بیرونی مورچوں پر برابر بڑھ رہی ہے۔ جرمنوں نے راتیں اور تیسری امریکن فوج پر کئی جوابی حملے کئے۔ جو روک لئے گئے۔ پہلی فرانسیسی فوج نے رائن رون نہر کو کئی مقامات پر پار کر لیا ہے۔

امریکن بمباروں نے جرمنی کے مشہور صنعتی شہر اور ریلوے جنکشن نورمبرگ پر شدید بمباری کی اور کافی نقصان پہنچایا۔ جنرل آئزن ہوور اور جنرل منٹگمری بلجیم میں جنگی چالوں پر غور و خوض کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ آئندہ چند ہفتوں میں ظاہر ہو گا۔

ماسکو سے اعلان کیا گیا ہے کہ روسی فوجیں چیکوسلواکیہ اور ہنگری میں ستر سے زیادہ مقامات پر قبضہ کر چکی ہے۔ ہنگری میں انہوں نے دریائے کیپ کو پار کر لیا ہے۔ یوگوسلاویہ میں مارشل ٹیٹو کے دستوں نے ایک جرمن فوج کو گھیر لیا ہے۔

واشنگٹن ۲۹ نومبر۔ امریکن جہازوں نے جزیرہ لیٹے کی بندرگاہ آرموک پر سخت گولہ باری کی۔ جاپانی جہازوں نے امریکن جہازوں پر حملے کئے اور کچھ نقصان پہنچایا۔ لیٹے کے جنوب میں جزیرہ وسایا کے ہوائی اڈوں پر ہوائی جہازوں نے ۱۶۹ ٹن بم برسائے۔ علاوہ ازیں امریکن ہوائی جہازوں نے چین کے اڈوں سے انڈو چائنا کے دارالسلطنت ہینوئی پر حملے کئے

لنڈن ۲۹ نومبر۔ کل مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ جنگ کے پانچ سالوں میں ۶۵ لاکھ مردوں اور عورتوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔ ان میں پانچ لاکھ برطانی ہلاک یا مجروح ہوئے یا دشمن کے پاس قید ہیں۔ بیس لاکھ اشخاص ہوائی جہاز بنانے کے کارخانوں میں کام کرتے ہیں۔ عورتوں کی نسبت بڑی تعداد جنگی کارخانوں میں کام کر رہی ہے۔ اس عرصہ میں برطانیہ میں ۷۲۲ بڑے اور چھوٹے جنگی جہاز اور پانچ ہزار جنگی کشتیاں تیار کی گئیں۔ اس عرصہ میں ۳۵ ہزار توپیں۔ ۵۵ ہزار ٹینک۔ ۹ لاکھ گاڑیاں ۴۰ لاکھ مشین گنیں۔ بیس لاکھ بندوقیں۔ اور ایک لاکھ ہوائی جہاز تیار کئے گئے جن میں سے ۲۵ ہزار بمبار ہیں۔ اب تک ۷۲ برطانی جنگی جہاز اور تین ہزار کے قریب تجارتی جہاز اور تیس ہزار جہازی غرق ہو چکے ہیں۔ دشمن کے ہوائی حملوں سے ۵۱ ہزار انگریز مرد و زن ہلاک اور اسی ہزار سے زیادہ مجروح ہو چکے ہیں ۴۵ لاکھ مکان برباد ہوئے یا انہیں سخت نقصان پہنچ چکا ہے۔ دوران جنگ میں اتنا تار تیار کیا گیا ہے کہ خط استوا کے گرد ۱۲۰ دفعہ لپیٹا جا سکتا ہے

لنڈن ۲۹ نومبر۔ ملک معظم نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے برما کے مورچہ کا ذکر کیا۔ اور فرمایا۔ اتحادی فوجوں نے جاپانیوں کی اس سکیم کو مٹی میں ملا دیا ہے۔ جو انہوں نے ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے بنائی تھی۔

برسلز ۲۹ نومبر۔ کل بلجیم کے صدر مقام برسلز میں ۱۱ بجے صبح سے عام ہڑتال شروع ہے۔

لنڈن ۲۹ نومبر۔ پارلیمنٹ میں وزیر نوآبادیات نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آئرش وزیر اعظم مسٹر ڈی ویلیرا کو عارضی صلح یا امن کانفرنس میں نمائندگی نہیں دی جائے گی۔ کیونکہ انہوں نے جنگی مساعی میں کوئی امداد نہیں دی۔

لنڈن ۲۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سردار شوکت حیات خان پنجاب اسمبلی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر مقرر ہوئے ہیں۔ دیگر تمام امیدوار آپ کے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں۔

برٹن ٹرنٹ ۲۹ نومبر۔ کل ائرفورس کے ایک ذخیرہ میں آگ لگ گئی جس سے ایسا زبردست دھماکہ ہوا کہ اس کی مثال پہلے کوئی نہیں۔ ایک گاؤں کا نام و نشان بالکل مٹ گیا ۲۵۰ سے زیادہ اشخاص ہلاک ہوئے۔ اور درجنوں اشخاص لاپتہ ہیں۔ اردگرد کا تمام علاقہ ویران بن چکا ہے۔ اور ایسا نظر آتا ہے کہ اس علاقہ میں کئی گھنٹے مسلسل گولہ باری ہوتی رہی ہے

وینکوور ۲۹ نومبر۔ کنیڈا میں جبری بھرتی کا جو قانون پاس ہوا ہے اس کے خلاف شمالی برٹش کولمبیا کے ساحلی شہر پرنس روپرٹ میں مسلح کنیڈین فوجیوں نے مظاہرے کئے تین رجمنٹوں کے سپاہی دھرنا مار کر بیٹھ گئے ہیں۔ اور مطالبہ کر رہے ہیں کہ انہیں ان کے گھروں کو واپس بھیج دیا جائے

واشنگٹن ۲۹ نومبر۔ جنگ کے بعد ڈاک اور ضروری پارسلوں کو بھیجنے کے لئے راکٹ استعمال کئے جائیں گے۔ اس راکٹ کو نیویارک سے شکاگو تک جانے میں تیس منٹ لگیں گے۔ حالانکہ فاصلہ سات سو میل کا ہے۔

لنڈن ۲۹ نومبر۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ بڈاپسٹ کے محاذ پر روسی جرمن صفوں کو توڑ کر آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور وسیع پیمانہ پر حملہ کر رہے ہیں۔ جرمن کئی میل پیچھے ہٹ کر نئے مورچوں میں آ گئے ہیں۔

لاہور ۲۹ نومبر۔ پنجاب اسمبلی میں ایک ریزولیوشن پیش کیا جا رہا ہے کہ خالص حنبل میں ملاوٹ کرنے والے تاجروں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں

ناگپور ۲۹ نومبر۔ کل مسٹر راجگوپال اچاریہ جب یہاں تقریر کر رہے تھے تو انپر انڈے اور ٹماٹر کول پھینکا گیا۔ جلسہ میں گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی گئی جو ناکام رہی۔

نواب شاہ ۲۹ نومبر۔ چالیس حروں کے ایک گروہ نے سندھ بیراج کے قریب حملہ کیا۔

لنڈن میں عیدالاضحیٰ کی تقریب

خاص لنڈن اور نواحی اضلاع کے احباب کا اجتماع

لنڈن ۲۸ نومبر۔ مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے حسب ذیل تار بنام "الفضل" ارسال کیا ہے آج یہاں عید منائی گئی۔ گزشتہ عید کی نسبت مجمع بہت زیادہ تھا۔ نواحی اضلاع سے بھی احمدی دوست شرکت کے لئے تشریف لائے۔ خطبہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حجۃ الوداع کے موقعہ کا پیغام اور الوصیت کے چار ایسے نکات بیان کئے گئے جن پر چل کر ہم تمام ادیان پر غالب آ سکتے ہیں +

مبلغ سیرالیون بخیریت حیفا پہنچ گئے

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون جو ہندوستان تشریف لا رہے ہیں بفضلہ تعالیٰ بخیریت حیفا پہنچ گئے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

اعلان

ایک مکان پختہ برلب سڑک ۵۰ فٹ نزد ریلوے سٹیشن واقعہ محلہ دارالبرکات شرقی قادیان جو کہ سات کمروں پر مشتمل ہے۔ اور جس کے عقب میں ۲۰ فٹ کی گلی ہے۔ قابل فروخت ہے۔ بجلی اور نلکا لگا ہوا ہے۔ کل رقبہ اڑھائی کنال ہے خواہشمند احباب قیمت کا تصفیہ مجھ سے کریں۔

محمد عبداللہ کشمیری

احمدیہ ٹی سٹال قادیان

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار ہے اور اب وہ کچھ عرصہ سے دہلی میں ڈاکٹر محمد لطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے کچھ افاقہ ہے چونکہ بیماری خطرناک سمجھی گئی ہے۔ اور بہت لمبی ہو گئی ہے۔ اس لئے بزرگان جماعت سے درخواست ہے۔ کہ عزیز حمید اللہ خان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

بیگم چودھری سر ظفر اللہ خان

ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

طبیہ عجائب گھر کا ایک سکھ آڑھتی

امرتسر کا ایک آڑھتی۔ جس سے طبیہ عجائب گھر کیلئے مال منگایا جاتا ہے۔ لکھتا ہے :-

آپ مسلمان ہیں۔ میں سکھ ہوں۔ میں نے آپ میں انسانیت اور سچائی دیکھی ہے جس کی میں بے حد قدر کرتا ہوں۔ آپ کا کاروبار لین دین بیوپار وغیرہ ہر بات میں سچائی ہے۔ آپ کسی کے ساتھ دھوکہ فریب یا جھوٹ استعمال میں نہیں لاتے اسی واسطے آپ بھی نہیں چاہتے کہ آپ کے ساتھ کوئی دھوکہ والی بات ہو۔ اس وقت جدھر دیکھتا ہوں اندھیر ہے۔ دارکو الٹی ایک نیا لفظ نکال لیا گیا ہے۔ اور ہر طرف چل رہا ہے

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ طبیہ گھر کیلئے ادویات کی خرید اور پھر فروخت کس احتیاط اور دیانت داری سے کی جاتی ہے۔

مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

اکسیر اٹھرا

یہ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا نسخہ ہے۔ جن مستورات کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ ان کیلئے اکسیر اٹھرا لاثانی دوا ہے۔ قیمت عہ فی تولہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ عہ ۱۲ روپے

طبیہ عجائب گھر قادیان